نام کتاب	:	شرح مثنوی معنوی (جلد یکم و دوم)
نام مصنف	:	شاه داعی الی اللہ شیرازی
نام مصحح	:	محمد نذیر رانجھا
نام ناشر	:	مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان
سال طباعت	:	۱۴۰۵ھ ق/ ۱۹۸۵ء/ ۱۳۶۳ ھ . ش
صفحات	:	جلد اول ، ۱۳> جلد دوم : ۶۰۰
قیمت	:	جلد اول : ۹۰ روپیه ، جلد دوم :۹۰ روپیه

شیخ اکبر ابن عربی اور مولانائے روم تصوف کی دنیا میں ایسی دو شخصیتیں ھیں جنھوں نے اپنے اخلاف پر انمٹ روحانی اثرات چھوڑے ھیں ـ دونوں کے اپنے مکاتیب تصوف ھیں ـ مولانا تجرباتی اور عاشقانہ تصوف کے شاھسوار ھیں اور ان کے عقائد ظاھری شریعت سے بہت نزدیک ھیں جبکہ ابن عربی نظری فلسفیانہ اور عابدانہ تصوف کے مرد میدان ھیں اور ان کے عقاید میں واضح تندی موجود ہے ـ بعد کے لوگوں میں سے بعض نے پرخلوص طریقہ پر کوشش کی ہے کہ ان، دونوں مکاتیب میں مطابقت اور نزدیکی پیدا کریں تاکہ دونوں کے افکار میں تلفیق ھوسکے ـ دونوں مکاتیب میں نقطہ ھائے اشتراک کی کمی بھی نہ تھی اس وجہ سے ایسے حضرات کو کافی حد تک کامیابی نصیب ھوئی ـ انھی حضرات میں شاہ داعی الی اللہ شیرازی (متوفی ۸۷۰ھـ) بھی ھیں جنھوں نے ان دونوں عظیم صوفیوں کے افکار و خیالات کو عام کرنے کی خاطر متعدد کتابیں اور شرحیں تصنیف کی ھیں ـ

جہاں تک مولانا رومی کی ,, مثنوی معنوی ,, کا تعلق ہے اس کو

تمام عالم اسلام میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے یہاں تک کہ اس کے لئے کہا جاتا ہے :

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآن در زبان پہلوی

اس مثنوی میں اگرچہ ,, گلشن راز ،، وغیرہ کی طرح علمی اور فلسفیانہ بحثیں نہیں ہیں اور اس کی زبان بھی سادہ ، عام فہم اور فنی آرائش سے خالی ہے لیکن اپنے عمیق افکار اور دقیق مفاہیم کے سبب اس کے مطالب کو سمجھنا چنداں آسان بھی نہیں ۔ چنانچہ یہی سبب ہے کہ اس کی بے سابقہ مقبولیت کے باوجود اس کے عمیق اور دقیق افکار کو سمجھنے والوں کی تعداد تمام دنیائے اسلام میں ہر دور میں معدودے چند سے تجاوز نہیں کر سکی ۔

اس مثنوی کے مطالب کی تشریح کی خاطر مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی جاتی رہی ہیں ۔ چنانچہ فاضل مصحح نے جلد اول کے مقدمے میں ایسی کتابوں کی فہرست دی ہے جو مختلف زبانوں میں مثنوی کی شرح یا حواشی کے طور پر لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ۱۱۱ کتابیں مثنوی کی فارسی شرح ، ٦ فارسی فرہنگ ، ٦ عربی شرح، ۱۹ ترکی زبان میں شرح و تراجم اور ۳٦ اردو میں شرح اور تراجم ، ۴ پنجابی میں تفسیر و تراجم ، ۴ سندھی میں تراجم ، دو پشتو میں تراجم، ایک کشمیری میں ترجمہ (دفتر اول و دوم) اور ٦ انگریزی میں تراجم کی نشاندھی کی ہے ۔

زیر نظر شرح مثنوی کی جلد اول میں دفتر اول و دوم اور جلد دوم میں دفتر سوم تا دفتر ششم کی شرح شامل ہے ۔ اس کتاب میں مثنوی کے بعض منتخب اشعار کی شرح دی گئی ہے ۔ دفتر اول سے پنجم تک

مفصل اور دفتر ششم کی شرح صرف ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ نیز اس میں جلد دوم میں (صفحہ ۵۱۱ تا ۵۱۵) وہ تعلیق بھی شامل ہے جو شارح نے مفصل شرح لکھنے سے پہلے دفتر ششم کے پہلے چھ اشعار پر لکھی تھی۔

یہ شرح بہت مختصر طریقہ پر لکھی گئی ہے اور اکثر اصل اشعار کو مکمل طور پر نہیں دیا گیا ہے لیکن باوجود اختصار کے بعض عمیق مطالب اور نکات آئے ہیں جو دوسری مفصل شرحوں میں مفقود ہیں۔ اس میں فاضل شارح نے مولانا رومی کے افکار کی تجزیہ و تحلیل کرنے کی کوشش کی ہے اور مثنوی کے مفاهیم کی جہاں تک وہ سمجھ سکے ہیں تعبیر و تفسیر کی ہے۔ انہوں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ مولانا کے افکار کی تفسیر ابن عربی کے افکار کی روشنی میں کریں لیکن بعض جگہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔تاہم یہ مختصر شرح دوسری مفصل شروح سے جیسے کمال الدین خوارزمی، ولی محمد اکبر آبادی اور عبدالعلی بحر العلوم کی مفصل شروح سے کہیں زیادہ مفید ہے جنھوں نے مولانا اور ابن عربی کے افکار میں مطابقت پیدا کرنے میں راہ افراط اختیار کی ہے۔

فاضل مصحح نے کتاب کی دونوں جلدوں کے آخر میں فہرست آیات و احادیث و اقوال مشائخ و اشعار و اسامی رجال و کتب و اماکن دی ہے جلد اول کے آخر میں ۵۵ اور جلد دوم کے آخر میں ۲۸ ایسی کتابوں کے نام دیئے ہیں جنسے انہوں نے کتاب کی پیشگفتار حواشی اور فہرستوں کے لکھنے میں استفادہ کیا ہے۔ جیسا کہ سطور

بالا میں اشارہ کیا گیا انہوں نے مثنوی معنوی کی ان شروح و حواشی کی بھی فہرست دی ہے جو فارسی ، عربی ، ترکی ، اردو ، پنجابی ، سندھی ، پشتو ، کشمیری اور انگریزی میں لکھی گئی ہیں ۔

کتاب کی غلط گیری کے وقت ضروری توجہ نہیں دی گئی جیسا کہ جلد اول کے چار صفحوں اور جلد دوم کے ۲۳ (!) صفحوں پر مشتمل غلط نامہ اس کا بین ثبوت ہے۔

ہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اور مصحح محترم کی اس کامیاب کاوش پر ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے مولانا کے شائقین کیلئے ایک گراں بہا شرح فراہم کی اور اسلام اور اسلامی تصوف کی تبلیغ و اشاعت کی راہ میں ان کی خدمات کیلئے خدا وند تعالیٰ کی درگاہ سے مزید توفیقات و تائیدات کیلئے دست بدعا ہیں ۔

(علی رضا نقوی)